درس قرآن

درس قرآن حضرت علامہ سید شمس الحق افغانی نور اللہ مرقدہ

اصلاح معاشرہ کا دارومدار اصلاح قلب پر

علامہ افغانی نور اللہ مرقدہ کے مختلف دروس ہمیں موصول ہوئے ہیں۔ جو آئندہ "الحق" میں وقفہ وقفہ سے انشاء اللہ شائع ہوتے رہیں گے۔ اپنی حیات مبارکہ میں حضرت علامہؒ "الحق" کیلئے مضامین عنایت فرمایا کرتے تھے۔ موجودہ درس قرآن مورخہ ۸ ستمبر ۱۹۶۸ء کو آپ کے شاہی مسجد بہاولپور میں بعنوان "اصلاح معاشرہ" ارشاد فرمایا تھا۔ جسے مولانا عبدالغنی صاحب نے مرتب کر کے "الحق" کیلئے ارسال فرمایا ہے۔ ادارہ آپ کا اس علمی تعاون پر شکر گزار ہے۔ (ادارہ)

آج کل یہ کہا جاتا ہے کہ اصلاح معاشرہ ہو۔ ہر شخص کے منہ پر یہ الفاظ ہیں اور ہم بھی یہی چاہتے ہیں کہ اصلاح معاشرہ ہو۔ لیکن جو تدبیر جدید تعلیم یافتہ یا ہمارے جاہل حکمران بتاتے ہیں وہ علاج غلط ہے۔ جب علاج ہی غلط ہوگا تو مرض کیسے ختم ہو۔ بعض کہتے ہیں کہ قانون کے ذریعے اصلاح کی جائے اور بعض کہتے ہیں کہ لائبریریوں کے ذریعے اور بعض کہتے ہیں کہ پندونصائح کے ذریعے معاشرہ کی اصلاح کی جائے۔

ایک انجینئیر صاحب جو نیک آدمی ہیں انہوں نے اصلاح معاشرہ پر کچھ اچھی چیزیں لکھی ہیں مگر بنیادی چیز انہوں نے بھی نہیں لکھی جو میں نے انہیں زبانی بتلا دی ہے۔

قانون اصلاح :- اگر قانون کے ذریعے تم معاشرہ درست کرنے لگ گئے تو سب جانتے ہیں کہ معاشرہ کو خراب کرنے کیلئے رشوت ایک زہر ہے اور رشوت کیلئے ایک قانون بھی ہے اور اس پر سخت سزا بھی ہے جیل وغیرہ اور اس کے ختم کرنے کے لیے باقاعدہ ایک محکمہ بھی ہے۔ (خود اس محکمے کا آفیسر بھی اسی رشوت کے معاشرہ کی پیداوار ہے) اگر اسی طرح بتدریج آفسیر پر آفیسر مقرر کیا جائے تو کیا رشوت ختم ہوجائیگی؟ نہیں ہوگی۔ بلکہ رشوت در رشوت ہوتی چلی جائے گی۔ میں نے پشاور کے اجلاس میں حکومت کو کہا کہ اس طرح رشوت بند نہ ہوگی بلکہ مسلسل ہوجائے گی۔ میں نے کہا رشوت بند کرنا نہ آفیسران صاحبان کا کام ہے اور نہ یہ قانون اور سزا سے بند ہوسکتی ہے۔

رشوت کا انسداد صرف دل بدلنے سے ہوسکتا ہے۔ تو اصلاح قلب ضروری ہے۔ حدیث شریف:
" الاان فی الجسد مضغۃ اذا فسدت فسدالجسد کلہ الاوھی القلب " حضوراکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جسم میں ایک ٹکڑا ہے جب وہ درست ہوتو سارا جسم درست ہوگا اور جب وہ درست نہ ہو تو سارا جسم درست نہ ہوگا اور وہ ٹکڑا دل ہے۔

ارباب اقتدار کا مرض :- آج کل بڑے بڑے لیڈروں کو اور ارباب اقتدار کو ایک بیماری لاحق ہوگئی ہے۔ وہ یہ ہے کہ علماء کرام کو کہتے ہیں کہ دین اسلام کو دور حاضر سے فٹ کرو۔ (یعنی یورپی معاشرہ کے مطابق) میں نے کہا کہ ان ارباب اقتدار کی بات سمجھ سے باہر ہوتی ہے۔ اگر فٹ کرنے سے یورپی ہنر مراد ہے تو اسلام کو یورپی ہنر سے فٹ کرنے کی ضرورت نہیں۔ کیونکہ فٹ اسے کیا جاتا ہے جو پہلے فٹ نہ ہو۔ اسلام تو ۱۴ سو سال پہلے فٹ ہے۔ اللہ نے بتلادیا تھا کہ تم فٹ ہوجاؤ دشمن کے مقابلے میں۔ " واعدوالھم مااستطعتم من قوۃ من رباط الخیل " کہ تم قوت اور اپنی تمام ضروریات میں اپنی پوری قوت صرف کرو۔ اللہ تعالیٰ نے تو شروع سے فرمادیا ہے اسلحہ، غلہ، باربرداری وغیرہ کسی چیز میں بھی تم دشمنوں سے کم نہ ہو بلکہ ان سے کئی گنازیادہ تیاری کرو۔ تاکہ تم اللہ اور اپنے دشمنوں کا پوری طرح دفاع کرسکو۔ اللہ تعالیٰ نے لفظ (قوۃ) ایک عالمگیر لفظ فرمایا۔ یعنی ہر زمانے کے لحاظ سے ہتھیار بنانے کی پوری صلاحیت حاصل کرنی ہوگی۔ اس کام میں غفلت اور سستی کی معافی نہیں ہوگی۔ تلوار اور گھوڑوں کا زمانہ ہے تو گھوڑے اور تلوار اور اگر بم کا زمانہ ہو تو بم وغیرہ کی صلاحیت رکھنی ہوگی۔ توقوۃ ایک عالمگیر لفظ فرمایا کہ طاقتور بنانے والی سب چیزوں کا جوڑنا بنانا فرض ہے اس میں کوتاہی کرنا مسلمانوں کی بربادی ہوگی اور فرمایا " مااستطعتم " کہ جتنی طاقت ہوسکے اتنی پیدا کرو۔ اگر ایک مسلمان ملک سالانہ ایک سو بم وغیرہ بنانے کی صلاحیت رکھتا ہے اور اس نے سستی اور غفلت کیوجہ سے ایک کم سو بم وغیرہ بنائے تو قیامت کے دن جوابدہ ہوگا۔ اسی طرح دیگر اشیاء بھی جو مجاہدین یعنی (فوج کی ضروریات کی اشیاء) جس میں کپڑا، جوتے، اشیاء خوردنی وغیرہ۔ مثلاً کسان اگر فی ایکڑ چالیس من گندم اوسط نکال سکتا ہے مگر غفلت کی وجہ سے اس نے فی ایکڑ ایک من نکالی تو قیامت میں جوابدہ ہوگا۔ کیونکہ یہ بھی مجاہد کی ضرورت کی چیز ہے۔ اس کے بعد اب بھی تم مولوی کو کہوگے کہ دین کو دور حاضر سے فٹ کرو۔ اگر فٹ کرنے سے مراد یہ ہے کہ نعوذباللہ، اللہ کو یورپ کے شیطان سے فٹ کرو۔ تو قرآن کریم کہتا ہے شراب حرام ہے اور یورپ پیتا ہے۔ قرآن کریم کہتا ہے کہ زنا حرام ہے اور یورپ اسے تفریح قرار دیتا ہے۔ قرآن کریم کہتا ہے کہ سود حرام ہے مگر سود یورپ کی گھٹی ہے۔ قرآن

کریم کہتا ہے کہ خنزیر حرام ہے مگر یورپ کے عوام تو عوام پادری بھی اسے شوق سے کھاتے ہیں۔
تو اب تم کہو مولویو! قرآن کو یورپ کے مزاج سے فٹ کرو۔ سن لو! مولوی ہزار بار تختہ دار پر لٹکنا قبول کرے گا مگر قرآن میں ردوبدل ہرگز قبول نہیں کرے گا۔ پاکستان کے عیاش ارباب اقتدار کو شرم نہیں آتی کہ تو سامان قوت کی تیاری میں غفلت برتی اور دوسرا گنہگاری چاہتے ہیں۔ اگر گنہگاری آگئی تو اس صورت میں تو پھر بربادی ہی بربادی ہے۔ اگر معاشرے کی اصلاح چاہتے ہو تو وہ صرف قلب بدلنے سے ہوگی اور کوئی صورت نہیں۔

قرآن پاک نے پہلے قلوب سدھارے :- قرآن پاک میں دو قسم کی سورتیں ہیں۔
(۱) مکی (۲) مدنی۔ مکی سورتوں میں صرف دل بدلنے کے احکامات ہیں ان میں ذات الہیٰ، امورالہیٰ اور آخرت کا ذکر ہے۔ تو اس سے معلوم ہوا کہ حضور کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا زیادہ وقت مکی زندگی کا تیرہ سالہ دور صرف قلب کے سدھارنے پر صرف ہوا ہے۔ ہجرت کے بعد چونکہ قلوب بدل چکے تھے۔ (سدھر چکے تھے) تو مدنی زندگی کے کم وقت میں انسانی صورت میں اللہ کے فرشتے حضرات صحابہ کرامؓ زمین پر پھر رہے تھے۔ دشمن بھی اس کا اقرار کرتے ہیں۔ تو اس سے معلوم ہوا کہ اگر دل بدل جائے (یعنی قلب سدھر جائے) تو انسان فرشتہ بن جاتا ہے۔

+ کیا تمھارے ملک (پاکستان) میں یہ قانون نہیں بنا ہوا کہ رشوت مت کھاؤ؟
+ کیا اس کی سزائیں مقرر نہیں۔
+ کیا اس کے انسداد کیلئے لاکھوں روپے کے محکمے قائم نہیں؟

تو بتلاؤ رشوت ختم ہوگئی ہے؟ کوئی آفیسر اس لعنت سے بچا ہوا ہے؟
اس سے معلوم ہوا کہ قانون جاری کرنے والے کا قلب سیاہ ہے، بگڑا ہوا ہے۔

بدبختو! ملک اسلام کے نام پر لیا۔ کھا بھی اسلام کے نام سے رہے ہو۔ کرسیاں بھی تمھیں اسلام کے نام سے ملیں۔ اقتدار بھی تم اسلام کے نام پر لیتے ہو۔ پھر کام بھی اسلام کے خلاف کرتے ہو؟ کوئی شرم ہے! نصاب تعلیم میں اسلام نام کو نہیں۔ درس قرآن نہ سنتے ہو اور نہ ان بزرگوں کی صحبت میں بیٹھتے ہو بلکہ جو لوگ دیندار ہیں، دین کی خدمت کررہے ہیں ان کا مذاق اڑاتے ہو۔ یہی حالت رہی تو بدبختو خدا سے بچ کر کہاں جاؤ گے۔ چاہئیے تو یہ تھا کہ اسمبلی کا اجلاس درس قرآن کریم سے شروع ہوتا مگر نہیں۔ بدبختو کھاتے اسلام کے نام پر ہو اور اس کے لئے تمھارے پاس وقت نہیں۔ ہمارے پہلے بھی قرآن سے سدھرے تھے اور اب بھی قرآن ہی سے سدھریں گے۔